2606-دل میں جہاد کرنے کے شوق کا معنی، اور دعوت و تبلیغ اور جہاد میں تطبیق

سوال

میں یونیورسٹی کا طالب علم ہوں، اور ایک یونیورسٹی میں کمپیوٹر انجنیرنگ کر رہا ہوں، ان شاء اللہ آئندہ برس فارغ ہو جاؤں گا، الحمد للہ میں شادی شدہ ہوں، اور ان شاء اللہ بچے کا انتظار ہے.
میں دینی امور سیکھنے کی کوشش اور انہیں سلف کے منہج پر لاگو کرنے کی جدوجہد کرتا ہوں، میں جانتا ہوں کہ صحیح اور سیدھا راستہ یہی ہے، لیکن ایک جہاد کا موضوع ایسا ہے جو میری سمجھ سے بالاتر ہے، اللہ کی مشیئت سے آپ مجھے درج ذیل امور کے متعلق نصیحت فرمائیں :
1-جہادی سلسلے میں مجھ پر کیا واجب ہوتا ہے ؟
2- صحیح مسلم کی اس حدیث کا معنی کیا ہے : ؟
"جو شخص جہاد کیے بغیر فوت ہوا یا اس کے دل میں کبھی جہاد کی سوچ بھی پیدا نہ ہوئی تو وہ نفاق کی ایک قسم پر مرا"
3-میں اپنے آپ کو جہاد کے لیے کس طرح تیار کر سکتا ہوں ؟
4-میں حصول علم اور دعوت و تبلیغ اور جہاد کے درمیان تطبیق کس طرح کر سکتا ہوں ؟
گزارش ہے کہ مندرجہ بالا سوالات کا جواب دیں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ :

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں کہا ہے :

جہاد کیے بغیر یا دل میں جہاد کرنے کی خواہش لائے بغیر مرنے والے شخص کی مذمت کا باب.

پھر اس کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی مندرجہ ذیل حدیث روایت کی ہے :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے نہ تو جہاد کیا اور نہ ہی اس کے دل میں جہاد کرنے کی خواہش پیدا ہوئی اور وہ مر گیا تو وہ نفاق کی ایک نوع اور قسم پر مرا"

صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (3533).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں :

اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا کرنے والا شخص جہاد سے پیچھے رہنے والے منافقین سے اس وصف میں مشابہت رکھتا ہے، کیونکہ جہاد ترک کرنا نفاق کی ایک قسم ہے.

اوراس حدیث میں ہے کہ : جس نے بھی کسی عبادت کی نیت کی اوراسے کرنے سے قبل فوت ہوگیا تواسے اس طرح قابل مذمت نہیں ٹھرایا جائے گا جس طرح یہ نیت کیے بغیر مرنے والا قابل مذمت ہوتا ہے.

اورسنن نسائی کے حاشیہ میں سندی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

قولہ : "اورنہ ہی اس کے دل میں جہاد کا خیال پیدا ہوا"

یہ تحدیث سے ہے، کہا گیا ہے کہ : وہ اپنے دل میں یہ کہے کہ کاش میں بھی غازی اور مجاہد ہوتا، یا اس سے مراد یہ ہے کہ : اس نے جہاد کی نیت ہی نہ کی، اوراس کی علامت جہاد کے لیے آلات تیار کرنا ہے.

فرمان باری تعالی ہے :

.{اگر وہ نکلنے کا ارادہ کرتے تواس کے لیے تیاری بھی کرتے}.

اورجہاد کے لیے نفس کوتیار کرنے کے کئی ایک امور ہیں، جن میں سے کچھ ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں :

جہاد کی فضیلت اوراس کے احکام کی معرفت حاصل کرنا، اور نفس کو ہر قسم کی اطاعت وعبادات کے ساتھ تیار کرنا، اورقربانی دینے پر اس کی تربیت کرنا، اوراسے ایثار کرنے کی ترغیب اوراللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دینا، اوراسی طرح مجاہدین اوراسلام کے ہیرو اورقائدین اور معرکوں کی سیرت کا مطالعہ کرنا.

اوربار بار دل میں یہ بات لائی جائے کہ اگر کوئی جہاد کرنے والا آیا اورجہاد شروع ہوا، اورجہاد کا کوئی راستہ نکلا اوراستطاعت ہوئی تووہ ضرور جہاد کے لیے نکلے گا، اوراسے میدان جنگ سے بھاگنے والے کا گناہ اورکفار کے سامنے سے فرار ہونے والے کی معصیت کا علم ہونا چاہیے، اورمکی اورمدنی دور کی سیرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کرنا چاہیے، اوراسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہونے والے غزوات اور معرکوں کا بھی مطالعہ کرنا چاہیے، اوراسے علم ہونا چاہیے کہ یہ کس طرح ہوا، اوراس کی ابتداء کیسے ہوئی، اورتیاری کس طرح کی جاتی تھی، اورسبب کیسے اپنائے جاتے تھے.

اورجہاد میں مرحلاتی مسائل کی سمجھ ہونی چاہیے، کہ سب سے پہلے قریبی دشمن سے شروع کیا جائے، اورپھر سب مشرکوں سے قتال ہو، اورنفاق کی حرکتوں سے اجتناب کیا جائے، اورجہاد کی چاروں اقسام، شیطان اور نفس کے ساتھ جہاد، اورکفار اورمنافقوں کے ساتھ جہاد کو پورا کیا جائے.

اورجہاد بالمال اورجہاد بالنفس کی اہمیت کو بھی سمجھا جائے.

میرے بھائی آپ کو علم ہونا چاہیے کہ دعوت اورجہاد میں جمع کرنا کوئی مشکل نہیں، ان میں سے ہر ایک کا ایک وقت اور طریقہ ہے، بلکہ مسلمان مجاہدین جنہوں نے علاقے فتح کیے تھے وہی معرکہ سے قبل دعوت کا کام کرتے تھے، اورجب وہ کوئی علاقہ فتح کرلیتے تووہاں کے باشندوں کو دعوت الی اللہ دیتے، اورانہیں دینی تعلیم دیتے.

اورجب جہاد کا وقت نہ ہواورکوئی معرکہ نہ ہورہا ہو تواورکوئی میدان مفتوح نہ ہو تو دعوت وتبلیغ کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، بیوی بچوں اوراہل عیال اوررشتہ داروں اور محلہ داروں اور پڑوسیوں اورعام مسلمانوں اور غیر مسلموں کو حکمت اوراچھے طریقہ سے دعوت دینی چاہیے، اوران کے ساتھ بات چیت اورجدال بھی بہتر انداز میں ہونا چاہیے.

اللہ تعالی ہمیں اورآپ کو اپنے محبوب اورپسندیدہ اوررضامندی کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اوراللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے.

واللہ اعلم